السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے، امید ہے آپ دلیل کے ساتھ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں گے، نیز یہ فرمائیں گے کہ جانور کی قیمت صدقہ کردینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زندہ اور مردہ کی طرف سے قربانی مشروع ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ایک بکری کی اپنے اور اپنے اہل بیت کی طرف سے قربانی دیا کرتے تھے،[1] حالانکہ آپ کے اہل بیت میں بعض فوت شدگان بھی تھے، مثلاً حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور آپ کی دو صاجزادیاں حضرت رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا قربانی بھی ایک صدقہ ہے۔ لہذا یہ صدقہ اور قربت کے اعتبار سے دیگر صدقات کے مشابہہ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے زندہ انسان کے لیے اس کی بہت تاکید معلوم ہوتی ہے نیز آپ کے اس ارشاد سے بھی ہے:

(من كان له ذبح يذبحه 'فاذا اہل ہلال ذي الحجہ 'فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ شیئا 'حتی یضحی) (صحیح مسلم 'الاضاحی 'باب نہی من دخل علیہ عشر ذي الحجہ الخ' ح: 1977)

"جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ کرے تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔"

بعض فقہاء نے اس مسئلہ میں جو یہ ذکر کیا ہے کہ جو شخص کسی کی طرف سے قربانی کر رہا ہو تو وہ بھی اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے تو مجھے اس کی کوئی قابل اعتبار دلیل نہیں ملی کیونکہ اس حکم کا مخاطب صرف وہ انسان ہے جو اپنے مال سے قربانی کر رہا ہو، لہذا اس کے بیوی بچوں کو بال اور ناخن کاٹنے سے منع نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ قربانی کرنے والے نہیں ہیں بلکہ ان کی طرف سے ان کے گھر کے سربراہ نے قربانی کی ہے، لہذا اس ممانعت کا مخاطب بھی وہی ہے۔

قربانی کے جانور کو ذبح کرنا اس کی قیمت صدقہ کرنے سے افضل ہے کیونکہ اس میں سنت کا احیاء، اظہار اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے اسوہ حسنہ کی اتباع ہے۔

---

[1] جامع ترمذی، الاضاحی، باب ما جاء ان الشاة الواحدة تجزی عن اهل البیت، حدیث: 1505 وسنن ابن ماجہ، حدیث: 3147

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## محدث فتویٰ

### فتویٰ کمیٹی